

خاندانی مشابہت

نمبر 3483

ایک واعظ

شائع ہوا: جمعرات، 28 اکتوبر، 1915

بیان کیا گیا از سی۔ ایچ۔ اسپرژن

بمقام میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیوننگٹن

بروز جمعرات شام، 28 ستمبر، 1870

"کیونکہ جتنے خُدا کے رُوح سے چلائے جاتے ہیں وہی خُدا کے بیٹے ہیں۔"
رومیوں 14:8

ہم اس باب میں رُوح القدس کے کاموں پر غور کرنا بہتر پائیں گے۔ یہ باب ہر نیکی سے معمور ہے، نہایت سبق آموز اور تسلی بخش ہے۔ مگر شاید اس کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ رُوح القدس کی تمجید و تعظیم سے بھرپور ہے۔

تم دوسرے آیت میں اُس کے انعامات کو دیکھو—یعنی وہ مقدس آزادی جو اب ہمیں سابقہ غلامی سے حاصل ہوئی—"کیونکہ" مسیح یسوع میں زندگی بخشنے والے رُوح کی شریعت نے مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا۔

پھر چھٹی آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری حقیقی زندگی بھی اُسی قوت سے منسوب ہے، کیونکہ یہ رُوح ہی ہے جو ہمیں "روحانی ذہن عطا کرتا ہے—اور رسول فرماتا ہے کہ "روحانی مزاج زندگی اور سلامتی ہے۔"

گیارہویں آیت میں جسم کی زندگی بھی اُسی ذات کے سبب سے ہے، "جس نے مسیح کو مردوں میں سے جلایا وہی تمہارے فانی بدنوں کو بھی زندہ کرے گا اپنے اُس رُوح کے وسیلہ سے جو تم میں بسا ہوا ہے۔"

اسی دوران جو حقیقی زندگی ہمیں اسی جہاں میں حاصل ہے وہ بھی اُسی رُوح کے طفیل ہے، "اگر تم رُوح کے وسیلہ سے بدن کے افعال کو نیست کرو گے تو زندہ رہو گے۔"

کوئی پاکیزہ زندگی نہیں سوائے اُس زندگی کے جو رُوح کے وسیلہ سے ہو—گناہ کا قتل بھی اُسی سے ہوتا ہے۔

"سولہویں آیت میں رُوح کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ وہ "ہماری رُوح کے ساتھ گواہی دیتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں۔"

!کتنے ہی فضل سے بھرپور کام وہ ہمارے لئے سرانجام دیتا ہے

اور گویا یہ سب کچھ کافی نہ ہو، چھبیسویں آیت میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ وہ ہماری کمزوریوں میں ہماری مدد کرتا ہے، اور دعا "ہمارے اندر—خُدا کی مرضی کے موافق شفاعت کرتا ہے۔—or—میں ہماری رہنمائی کرتا ہے، اور "ہماری طرف سے

مجھے اندیشہ ہے کہ ہم اُس مُبارک رُوح کو وہ عزت نہیں دیتے جو اُس کا حق ہے۔ ہماری منادی مسیح کی تمجید سے خالی نہیں، میرا ایمان ہے، مگر اکثر رُوح القدس کو وہ مقام نہیں دیا جاتا جو اُس کے شایان شان ہے—اور شاید یہی سبب ہے کہ وہ ابتدائی کلیسیا کی مانند ہمارے درمیان زور آور کام نہیں کرتا۔

یہ زمانہ رُوح کا زمانہ ہے۔ وہ ہم میں بسا ہوا ہے۔ وہ کلیسیا میں سکونت رکھتا ہے۔ آئیے ہم اُسے عزت دیں۔ اُسے رنجیدہ نہ کریں، بلکہ خود کو اُس کی راہنمائی کے تابع کریں اور اُس کی برکت کے منتظر ہوں۔

ہمارا متبرک متن رُوح القدس کی راہنمائی کی نسبت کلام کرتا ہے۔ وہ لوگ جو زندہ کیے گئے ہیں، جنہیں نئی زندگی عطا ہوئی اور جو خُدا کے خاندان میں شامل کیے گئے، اُن میں ایک نشان لازم ہے—ایک ایسا نشان جو کبھی غلط نہیں ہوتا۔ یہ نشان اُن سب میں پایا جاتا ہے، اور اُن کے سوا کسی میں نہیں۔

جتنے خُدا کے رُوح سے چلائے جاتے ہیں، وہی خُدا کے بیٹے ہیں؛ اور جتنے خُدا کے بیٹے ہیں، وہ رُوح کی راہنمائی سے چلتے ہیں۔

اب میری توجہ کا مرکز بیٹے ہونے پر نہیں، اور نہ اُن تمام برکتوں پر جو اُس سے صادر ہوتی ہیں، بلکہ خاص اسی بات پر کہ رُوح کی راہنمائی کیا معنی رکھتی ہے۔

اب ہم غور کریں گے:

I

ایک شخص کا رُوح کی راہنمائی میں ہونا کسے کہتے ہیں۔

ہر انسان کسی نہ کسی رُوح کی راہنمائی میں ہوتا ہے۔

دنیا میں ایک بدروح موجود ہے، اور وہ اکثر بنی آدم کو اپنی راہ پر چلاتی ہے۔ جو کہتا ہے، ”میں آزاد ہوں اور کسی کے تابع نہیں،“ وہ دراصل تکبر اور خود پسندی کی رُوح سے چلایا جاتا ہے۔ انسان کا ذہن کسی نہ کسی روحانی اقتدار کے ماتحت ہوتا ہے، اور یہاں ہم پر ظاہر کیا گیا ہے کہ خُدا کے بیٹے اس علامت سے ممتاز ہیں۔ کہ وہ جس راہنمائی میں چلتے ہیں، وہ رُوح القدس کی راہنمائی ہے۔

میرا یقین ہے کہ اس کا پہلا مطلب یہ ہے کہ رُوح القدس ہماری زندگی کا حاکم اصول بن جاتا ہے۔ برسوں پہلے، ہم رُوح کے وسیلہ سے اپنی فطری ویرانی کی حالت سے نکالے گئے۔ ہمیں کلام کی منادی کے ذریعہ بُلایا گیا، مگر وہ بُلانے بے سود تھے۔ پھر رُوح القدس آیا، اور واعظ کی پکار ہماری جان کے لئے مؤثر بُلانے بن گئی۔

پہلا فیض جو ہم نے حقیقی طور پر پایا، وہ رُوح کی راہنمائی سے پایا۔

تب ہمیں پہلی بار خُدا کے فرزند تسلیم کیا گیا، کیونکہ ہم نے بھی پہلی بار خود کو رُوح القدس کی راہنمائی کے سپرد کیا۔ اور دھیان دو، اُس دن سے لے کر آج کے دن تک، جو کچھ بھی ہم نے آسمان کی طرف کیا، جو خیال بھی ہم نے خُدا اور اُس کے مسیح کی طرف اُٹھایا، وہ اُسی رُوح کی راہنمائی میں ہوا۔

جس نے ہمیں پہلی بار زندہ کیا، وہی ہمیں زندہ رکھتا ہے۔ جس نے ہمیں لرزتے قدموں سے صلیب کے قدموں تک پہنچایا اور وہیں ہماری معافی پر مہر ثبت کی، اُس نے ہمیں ہر قدم پر، ہر سخت پہاڑی پر، اور ہر ذلت کی وادی سے گزارا، یہاں تک کہ ہم اس لمحے تک پہنچے۔

اور یوں ہی ہوتا رہے گا جب تک ہم اپنی منزل آخر کو نہ پا لیں۔

ایسا ممکن ہے، افسوس! کہ ہماری راہ میں ایسے قدم بھی آئیں جب ہم رُوح کی راہنمائی میں نہ ہوں، بلکہ کچھ عرصہ کے لئے اُس کی قوت سے ہٹ کر، جسمانی خواہش کے تابع ہو جائیں۔ اے کاش کہ ایسے لمحات محض ندامت و توبہ کے ساتھ یاد کیے جائیں۔

مگر ہر حقیقی قدم جو آگے بڑھتا ہے، جو آسمان کی طرف ہے، اُس میں ہم رُوح خُدا کی راہنمائی میں ہوتے ہیں۔ ہم دوڑتے ہیں جب وہ ہمیں کھینچتا ہے۔ ہم متحرک ہوتے ہیں جب وہ ہمیں متحرک کرتا ہے۔ وہ اپنی قوت کے دن ہمیں رضا مند بناتا ہے، اور پھر ہم اُس کے ساتھ کام کرتے ہیں، کیونکہ وہ ہم میں اپنے نیک ارادہ کے مطابق چاہنے اور کرنے کی قدرت بخشتا ہے۔

اب، اے پیارو، تم خود پرکھو کہ آیا تم خُدا کے فرزند ہو یا نہیں، اس سوال سے کیا میں اُس مبارک رُوح کے اثر میں ہوں؟ کیا اُس نے مجھے تاریکی سے نور میں، خودی سے نجات دہندہ کی طرف لایا؟ اور کیا وہ اب تک مجھے اُس الہی زندگی میں آگے اور اوپر کی طرف لے جا رہا ہے؟ اور کیا میں اُس پر بھروسہ کیے ہوئے ہوں کہ ”وہ مجھے باقی قوت بخشے گا جس سے میں اپنے سفر کو مکمل کر کے اُس آسمانی شہر تک پہنچوں گا؟“

اب، اگر ہم اس راہنمائی کو مزید کھول کر بیان کریں، تو میں یہ عرض کروں گا کہ جب کسی انسان کو ”راہنمائی میں“ کہا جاتا ہے، تو اُس میں چار باتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔

اول۔ ہدایت۔

اگر میں کسی ملاح کو چنوں، تو میں اسے اختیار دیتا ہوں کہ وہ میری کشتی کو چلائے۔ اگر کسی تاریک بیابان میں، میں ایسے راہنما کو چنوں جو راستہ جانتا ہو، تو میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ مجھے خود راستہ معلوم ہے، بلکہ خود کو اُس کی ہدایت کے تابع کر دیتا ہوں۔

بہی حال خُدا کے فرزند کا ہے۔ اُسے خود کچھ معلوم نہیں۔ جو کچھ وہ جانتا سمجھتا ہے، اگر وہ رُوح القدس سے نہ آیا ہو، تو وہ اُس کی حماقت ہے۔ مگر جو شخص رُوح کی راہنمائی میں ہے، وہ مسیح کو اپنی حکمت جانتا ہے، اور اُسی رُوح کے وسیلہ سے وہ اُس حکمت کو پانے کی توقع رکھتا ہے، کیونکہ وہ رُوح مسیح کی باتوں کو لے کر اُسے آشکار کرتا ہے۔

وہ استاد نہیں بلکہ شاگرد ہوتا ہے۔ وہ خود راہنما نہیں بلکہ راہنمائی یافتہ ہوتا ہے۔ اُس نے اپنے آپ کو ایک دوسرے کے سپرد کر دیا ہے۔ خود رانی اس کو نہیں مانتی۔ خود پسندی کو یہ خیال گراں گزرتا ہے۔

پس اے محبوبو! کیا تم رُوح القدس کی ہدایت کو قبول کرتے ہو؟ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہاری راہنمائی تمہاری اپنی مرضی سے نہیں، بلکہ خداوندِ اعلیٰ کی مرضی کے مطابق ہو؟ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارے آقا کی دعا تمہاری دعا بن جائے، "میری نہیں، بلکہ تیری مرضی پوری ہو"؟

ہدایت—اگر ہم یہ نہ مانیں، تو ہم اُس کے راہنمائی یافتہ نہیں۔

دوئم—کھینچنا، جیسا کہ راہنمائی کرنا۔

اکثر جب کوئی راہنمائی کرتا ہے، خاص کر جب ایک قوی کمزور کو راہ دکھاتا ہے، تو اُس میں ایک قوت بھی شامل ہوتی ہے۔ میں نقشہ کو اپنا رہبر مان لیتا ہوں، مگر نقشہ میرا راہنما نہیں بنتا۔ راہنما مجھے کچھ نہ کچھ قوت بخشتا ہے۔ وہ نرمی اور شیرینی سے مجھے اُس راہ کی طرف کھینچتا ہے جس طرف وہ چاہتا ہے کہ میں جاؤں۔

راہنما اور ہادی میں فرق ہے، مگر پھر بھی راہنما ایک قوت عطا کرتا ہے جو راہ میں چلنے میں مدد دیتی ہے۔

اور اے بھائیو! جو تم خُدا کے فرزندوں کے تجربے سے واقف ہو، تم جانتے ہو کہ نہ صرف ہمیں رُوح نے راہ دکھائی، بلکہ اُس نے ہمیں قوت بخشی کہ ہم اُس راہ پر دوڑیں، ورنہ ہم راہ حق کو جانتے، مگر کبھی اُس پر نہ چلتے—خُدا کے احکام کی راہ دیکھتے، مگر اُس میں نہ دوڑتے، جب تک کہ رُوح، وہ مبارک رُوح، نے ہمارے دلوں کو کشادہ نہ کیا۔

اگر ہم اُس نور کی جو ہمیں ملا ہے، فرمانبرداری کریں، تو وہ فرمانبرداری رُوح القدس کا پھل ہے۔

نہ فقط خُدا کی مرضی کا علم اور اُس علم کی تائید، بلکہ اُس مرضی کو پورا کرنے کی قوت بھی اُسی کی طرف سے ہے، اور اُسی کی طرف سے تنہا ہے۔

اب میں یہ کہوں گا کہ راہنمائی میں صرف ہدایت ہی نہیں بلکہ کھینچنے کی تاثیر بھی شامل ہے۔

راہبری کے مفہوم میں ایک تیسرا پہلو بھی پایا جاتا ہے، اور وہ ہے حکومت۔ موسیٰ بیابان میں بنی اسرائیل کا راہنما تھا۔ وہ اُن کا قائد ہونے کے ساتھ ساتھ اُن کا حاکم بھی تھا—اور اگرچہ ہر راہنمائی کے ساتھ حکومت کا تصور لازم نہیں، مگر اس صورت میں ضرور ہے۔

رُوح القدس ہمیں کبھی ایسی راہ پر نہ لے چلے گا جس میں ہم اُس کے برابر ہونے کا دعویٰ کریں، یا جس میں ہم یہ کہیں کہ ہم اب بھی آزاد ہیں اور ہم پر کوئی اختیار نہیں۔

وہ رُوح کا نائب ہے، ہر اُس شخص کی جان میں خُداوند اور حاکم ہے جس میں وہ سکونت کرتا ہے اور جسے وہ اپنی راہنمائی بخشتا ہے۔

اے میرے عزیز بھائی، میں تم سے سوال کرتا ہوں: کیا تم اس حقیقت کو نہیں مانتے؟ اگرچہ تم اکثر رُوح کے خلاف بغاوت کرتے ہو، اور اُسے غمگین بھی کرتے ہو، مگر پھر بھی تمہارا دل—تمہارا نیا دل—رُوح القدس کے مکمل تابع ہونے کی آرزو رکھتا ہے۔

میرے اپنے دل میں یہ تڑپ ہے کہ میں اُس مبارک رُوح کی ہر ایک حرکت کے لیے حساس بنوں—نہ فقط جب وہ تند آندھی کی مانند آتا ہے، بلکہ جب وہ نرم نسیم کی مانند آتا ہے تب بھی۔

میری یہ خواہش ہے کہ میں اُس کی ہلکی سی مرضی سے بھی متاثر ہوں، اور میری جان اُس کے اندرونی کام سے آگاہ ہو—ایسی نرم، ایسی موم کی مانند، جو اُس کے الہی لمس کے نیچے آسانی سے ڈھل سکے۔

اور تم روح کی راہنمائی میں نہیں ہو جب تک تم خود کو نہ صرف اُس کی ہدایت بلکہ اُس کی حکومت کے تابع نہ کرو۔

—چوتھے نمبر پر، یہ راہنمائی قبولیت کو بھی ظاہر کرتی ہے
قبولیت اُس حکومت کی، اُس ہدایت کی، اور اُس کھینچنے کی بھی—کیونکہ کوئی شخص راہنمائی میں نہیں جب تک وہ کھینچنے کو قبول نہ کرے اور جب وہ کھینچا جائے تو دوڑے نہ۔

رُوحِ خُدا کبھی انسان کی آزاد مرضی کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

اکثر وہ لوگ جو کیلونسٹ عقیدہ کی منادی کرتے ہیں اُن پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ انسان کو محض ایک ساکت وجود سمجھتے ہیں، گویا اُس کی مرضی کہیں ہے ہی نہیں۔

میں نہیں جانتا کہ کس نے ایسا کہا، مگر ہماری مکتبِ فکر کے اعلیٰ الٰہیات دانوں نے ہمیشہ پوری احتیاط سے یہ ظاہر کیا ہے کہ رُوحِ القدس ہمیں چاہنے اور کرنے کی قوت بخشتا ہے، مگر کبھی بھی ایسے نہیں جیسے انسان کو ایک بے جان مخلوق سمجھا جائے۔

خُدا انسان کے ساتھ لکڑی یا پتھر کی مانند سلوک نہیں کرتا۔ وہ انسانوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا ہے جیسے وہ ہیں—انسان۔ اُس کی اپنی مرضی ہے—ایک حاکمانہ اور ہمیشہ مبارک مرضی—مگر وہ کبھی انسان کی مرضی کو روندتا نہیں۔

ایک صندوق ہے—وہ بند ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کھل جاتا ہے۔ اب جس نے وہ صندوق بنایا، وہ اُسے چابی سے کھولتا ہے۔ نہ اُس تالے کو توڑتا ہے، نہ اُس کی نزاکت کو۔ صرف چور ہوتا ہے جو زبردستی، اوزاروں سے، اُسے کھولتا ہے اور اُس کی ساخت کو بگاڑتا ہے۔

اور اسی طرح خُدا جانتا ہے کہ کس طرح روحانی زندگی، فیض، اور فرمانبرداری کو انسانی دل میں ڈالے بغیر اُس دل کو انسان ہونے سے محروم کیے۔

وہ ہمیں اپنی قدرت کے دن میں رضا مند بناتا ہے۔ اُس کی قدرت کا دن کوئی جسمانی قوت کا دن نہیں، بلکہ اخلاقی اور روحانی قوت کا دن ہوتا ہے، تاکہ ہم وہ کچھ بھی کرنے کے لیے آمادہ ہو جائیں جس سے ہم پہلے گھن کھاتے تھے۔

پس وہ شخص جس کا دین اُسے ساکت و جامد چھوڑ دے، وہ یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ وہ خُدا کا فرزند ہے، کیونکہ کلام فرماتا ہے: "جتنے روح سے چلائے جاتے ہیں، وہی خُدا کے بیٹے ہیں۔"

اور "چلایا جانا" اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک تم خود چلنے کو تیار نہ ہو۔ چلایا جانا یہ معنی رکھتا ہے کہ جب تم راہنما کی نرم کھینچ محسوس کرو، تم اُس کے پیچھے چلو—اگرچہ قدم یکساں نہ ہوں، مگر دل آمادہ ہو، اُس راہ میں جانے کے لیے جو وہ دکھاتا ہے۔

اے پیارو، کیا ایسا تمہارے ساتھ ہے یا نہیں؟ کیا تم اُس کی ہدایت کو قبول کرتے ہو؟ کیا تم اُس کی مکمل حکومت کو تسلیم کرنے کی آرزو رکھتے ہو؟ کیا تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کام کرے اور تم اُس کے ساتھ—اپنی نجات کو عمل میں لانے کے لیے—چاہنے اور کرنے میں، اُس کی نیک مرضی کے مطابق؟

اگر ایسا ہے، تو تم یقیناً خُدا کے بیٹوں میں سے ہو۔

—اور اب، دوسرے حصے کی طرف آتے ہیں

II

رُوحِ القدس ہمیں کس چیز میں لے چلتا ہے؟ .

یہ ایک ایسا مضمون ہے جو کئی خطبوں کا متقاضی ہے
سو ہم مختصر طور پر یوں کہیں گے کہ وہ ہمیں ایمان کی سچائی میں، زندگی کی پاکیزگی میں، اور روح کی سلامتی میں لے چلتا ہے۔
تم اُس کی راہنمائی کو پہچانو گے۔

وہ ہمیں ایمان کی سچائی میں لے جاتا ہے۔
 اگر کوئی شخص گمراہی کو قبول کرتا ہے، تو وہ رُوح القدس کی تعلیم سے نہیں کرتا۔
 اور اگر کوئی آدمی حق کی جان، مغز اور اصل میں داخل ہو سکے، تو اُسے گوشت و خون نے نہیں بلکہ زندہ خُدا کے رُوح نے
 یہ مکاشفہ بخشا ہے۔
 یقین جانو، اگر تم نے یہ جسمانی طریق سے سیکھا، تو تم نے کچھ بھی نہیں سیکھا۔

تم ایک عقیدہ اختیار کر سکتے ہو اور اُسے کامل گمان کر سکتے ہو۔
 تمہیں کوئی اُس کی نہایت وضاحت کے ساتھ تعلیم دے سکتا ہے، مگر اگر تمہارا تمام علم اُس تعلیم نامہ یا عقیدے یا کسی خادم
 کی تلقین سے حاصل ہوا ہو، اور خُدا کا رُوح اُسے تمہارے دل میں نہ اتارے—تو تم نے ابھی تک اُسے صحیح طور پر نہیں
 سیکھا۔

—ہمیں چاہیے کہ حق ہمارے باطن میں، ہماری فطرت میں، جل کر کندہ ہو جائے، تبھی ہم اُسے جان سکیں گے
 کیونکہ ہم جن باتوں پر ایمان رکھتے ہیں، اُن میں سے آدھی تو ہم حقیقتاً مانتے ہی نہیں۔

اور درحقیقت کوئی بھی تعلیم اس وقت تک زندگی بخش ایمان سے قبول نہیں کی جاتی جب تک رُوح القدس ہمیں اُس میں داخل نہ
 کرے۔

اے عزیزو، کیا تم خُدا کے کلام کے کسی عقیدے سے ٹھوکر کھاتے ہو؟ کیا تم ابھی الہی بھید کے ابتدائی طالب علم ہو؟
 تو پھر اُس مبارک رُوح کے حضور یوں دُعا کرو
 "میری آنکھیں کھول، تاکہ میں تیری شریعت سے عجائب کو دیکھوں؛ اور جو کچھ میں نہیں جانتا، تُو مجھے سکھا۔"
 اسی وقت میں یہ بھی کہہ چکا ہوں کہ خُدا کا رُوح آدمیوں کو زندگی کی پاکیزگی میں لے جاتا ہے۔

ایسے وقت آئے ہیں کہ بعض اشخاص نے ایسے افعال کیے جو ناقابلِ جواز تھے، اور کہا کہ وہ رُوح القدس کی تحریک سے
 تھے۔
 ایسے اشخاص جھوٹ بولتے ہیں، کیونکہ پاک اور قدوس رُوح گناہ کا باعث برگز نہیں ہو سکتا۔
 اُس کا کوئی الہام نہ تھا، اور نہ ہو سکتا ہے، جو ناپاک یا زمینی ہو۔

—مجھے ایک بھائی کا واقعہ یاد ہے، جو ایک نہایت سردی کے موسم میں، بڑی غربت میں، یہ محسوس کرنے لگا
 کہ اُسے وہ آیت یاد آ رہی ہے
 "سب چیزیں تمہاری ہیں۔"

وہ ایک صبح نہایت ٹھنڈ میں اُٹھا، نہ اپنے لیے آگ تھی نہ اپنے ننھے بچوں کے لیے۔
 اور بار بار اُس کے دل میں وہی آیت آتی رہی
 "سب چیزیں تمہاری ہیں۔"
 تب اُس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ کیوں نہ وہ اپنے پڑوسی کسان کے لکڑیوں کے انبار سے چند لکڑیاں لے لے، تاکہ اپنے
 "چولہے کو گرم کرے—کیونکہ "سب چیزیں تمہاری ہیں۔"

وہ یہی سمجھا کہ یہ رُوح کی تحریک ہے، اور چل دیا اُس انبار کی طرف۔
 وہ ابھی چند لکڑیاں چننے ہی والا تھا کہ یہ اور آیت اُس کے دل میں آئی
 "تُو چوری نہ کرنا۔"

اور یکایک اُس کا ارادہ جاتا رہا، اور اُسے شرم آئی کہ اُس نے خُدا کے پاک رُوح پر ایسا خیال باندھا جو خُدا کی مرضی سے
 مخالف تھا۔

آہ! تمہاری گمراہ فطرت، جو راہ سے بھٹکی ہوئی اور باطل کی طرف مائل ہے، یہ چاہتی ہے کہ اپنے خیالوں کو رُوح القدس کا
 الہام کہلائے، مگر ایسا برگز نہ ہونا چاہیے۔
 —وہ پاکیزگی کا رُوح ہے، اور وہ ہمیں راستی کی راہ پر لے چلتا ہے
 ہمیشہ کی راہ میں۔

سو ہم اُس کے پاک اور مبارک نام کی توہین نہ کریں کہ اپنی راہوں کی ذمہ داری اُس پر ڈالیں۔
وہ ہمیں زندگی کی پاکیزگی میں لے جاتا ہے۔
کوئی انسان کبھی غلط راہ پر نہیں جاتا اگر وہ رُوح کی راہنمائی میں ہو، اور کوئی انسان حقیقی پاکیزگی کو نہیں پاتا مگر جب رُوح القدس اُس کی فہم اور اُس کی پوری ہستی پر اثر انداز ہو۔

اور میں پھر کہتا ہوں کہ رُوح القدس ہمیں دل کی سلامتی میں لے آتا ہے، اور وہ ایسی سلامتی ہے جو بیرونی حالات پر منحصر نہیں۔

وہ اپنے فرزندوں کو اُس وقت بھی سلامتی دے سکتا ہے جب طوفان کی گھٹائیں چھا رہی ہوں۔
جب سب لوگ جنگ میں ہوں، وہ تب بھی امن میں ہوں گے۔
اُن کے دل نہ گھبرائیں گے، کیونکہ وہ خُدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اُس کے فضل پر آرام کرتے ہیں۔

خُدا کے ساتھ صلح۔
—رُوح ہمیں اپنے ہم جنسوں کے ساتھ صلح کی طرف لے آتا ہے
اپنے ضمیر کے ساتھ صلح کی طرف۔

اُس کی راہیں صلح کی راہیں ہیں، اور جہاں کہیں وہ لے چلے، آخر کار اُس کی راہ کا نتیجہ سلامتی ہی ہوگا۔

جب میں کسی نہایت جھگڑالو شخص سے ملتا ہوں اور وہ کہتا ہے کہ وہ رُوح کی راہنمائی سے لڑتا ہے
،بد مزاجی اختیار کرتا ہے
—دوسروں پر سخت تنقید کرتا ہے اور اُن کی شدید مذمت کرتا ہے
،تو ممکن ہے کہ وہ کسی رُوح سے چلایا جاتا ہو
مگر وہ برگز اُس مبارک خُدا کے پاک رُوح سے نہیں ہے۔

،کیونکہ جو رُوح ہم میں ہے، وہ حسد کی طرف مائل ہے
مگر خُدا کا رُوح پہلے پاک ہے، اور پھر صلح پسند۔
،اور اگر ہم صلح پسند نہیں
تو ہم اُس خُدا کے اُس بڑے، صلح بخشنے والے رُوح کی راہنمائی میں نہیں ہیں۔

ابھی بہت کچھ کہا جا سکتا ہے، مگر میں طوالت سے گریز کرتا ہوں۔
تاہم یہ وہ بنیادی باتیں ہیں جن میں وہ ہمیں لے آتا ہے۔

—اب تیسرے حصے کی طرف آتے ہیں
III

وہ ہمیں کس طرح لے چلتا ہے؟ .

رُوح القدس کی تنبیہات اُن پر کیسے ظاہر کی جاتی ہیں جو اُس کی راہنمائی میں ہوتے ہیں؟
وہ خُدا کے فرزندوں سے کس طرح ہمکلام ہوتا ہے؟
،ہمیں یہ برگز الہام، یا خوابوں اور رؤیا کے باب میں نہیں سمجھنا چاہیے
،کیونکہ اگر صرف وہی خُدا کے بیٹے ٹھہریں جو یہ سب حاصل کریں
تو یقیناً خُدا کے بہت سے برگزیدہ لوگ اپنی فرزندگی کا حق کھو بیٹھیں گے۔

اور مجھے اندیشہ ہے کہ بعض ایسے بھی ہیں
،جو سمجھتے ہیں کہ اُنہوں نے خواب دیکھے، رؤیا پائے، اور عجیب و غریب تجلیات کا مشاہدہ کیا
حالانکہ وہ غالباً بیت ایل کے نہیں بلکہ بیت لحم کے فرزندوں سے زیادہ بیت الجنون کے باسی ہیں۔
مجھے تو یہ گمان ہوتا ہے کہ اُنہوں نے نعمتیں نہیں، بلکہ عقل کھو دی ہے۔

یقیناً اُن اشخاص کی دینداری ہمیں بہت پریشان کرتی ہے
،جو گمان کرتے ہیں کہ خُدا اُن سے ہمکلام ہوا
—حالانکہ درحقیقت اُن کے کانوں میں فقط آوازیں گونجتی ہیں یا اُن کے ذہن میں سرگوشیاں ہوتی ہیں
مگر خُدا کا کوئی کلام نہیں ہوتا۔

تو پھر رُوح القدس اپنے لوگوں کی راہنمائی کیسے کرتا ہے؟
 سب سے پہلے تو، کلام کے وسیلہ سے۔
 ”یہ وہی ”نہایت یقینی نبوت کا کلام ہے، جس پر تم بھلا کرتے ہو کہ دھیان کرتے ہو
 ”جیسے اندھیری جگہ میں چراغ روشن ہو۔“

،اگر کوئی شخص رُوح کی راہنمائی سے خُدا کی مرضی جاننا چاہے
 —تو اُسے اسی مکتوب کلام کی طرف رجوع کرنا چاہیے
 ،اسے کھنگالنا چاہیے تاکہ خُدا کے دل کی بات جان سکے
 ”کیونکہ“ پرانے وقت کے مقدس آدمی رُوح القدس کے زور سے بولتے تھے۔

،ہمیں کسی نئے مکاشفہ کی توقع نہیں رکھنی چاہیے
 کیونکہ پرانا مکاشفہ کامل اور مکمل ہے۔
 جو کوئی اس میں کچھ بڑھائے یا گھٹائے، اُس پر لعنت کی گئی ہے۔
 —پس اُو ہم اُسے خُدا کے مکمل ارادے کے طور پر قبول کریں
 کم از کم اُسی حد تک جتنا اس نے مناسب جانا کہ ہمیں ظاہر کرے۔

،رُوح القدس کلام کے وسیلہ سے ہم سے ہمکلام ہوتا ہے
 لیکن صرف الفاظ کی خشکی سے نہیں—کیونکہ وہ ہمیشہ ہر لفظ سے ہمکلام نہیں ہوتا۔

کئی آنکھیں کلام پر گزریں اور رُوح کا مقصد نہ پا سکیں۔
 —ہاں، سچے ایمانداروں کی بھی آنکھیں بار بار کلام کو پڑھتی ہیں مگر اُس آیت کا جلال اُن پر ظاہر نہیں ہوتا
 سو رُوح ہمیشہ ایک ہی کلام سے، ایک ہی شخص سے، ایک ہی وقت میں ہمکلام نہیں ہوتا۔

،لیکن وہ کسی خاص حصہ پر نور ڈالتا ہے، اُسے روشن کرتا ہے
 اور پھر قدرت کے ساتھ ہمارے دل میں بٹھاتا ہے۔

،اور جو لوگ برہ کے باشندوں کی مانند صحیفوں کو کھنگالتے ہیں
 —وہ ایسے قیمتی مقامات پر پہنچتے ہیں
 ،ایسے الفاظ جن سے اُن کے دل جلنے لگتے ہیں
 ،ایسی آیات جو صفحہ سے نکل کر اُنہیں گلے لگاتی ہیں
 ،اور اُن کے کان میں مسیح کی محبت سے لبریز سرگوشیاں کرتی ہیں
 اور اُنہیں مسیح کے لبوں کی چوماچاتی بخشتی ہیں۔

یہی وہ کلام ہے، جو رُوح کے کھولنے سے ہمیں خوشی اور ہدایت دیتا ہے۔

،کبھی یہ انجیل کی منادی کے دوران بھی ہوتا ہے
 ،جب خُدا اپنے خادموں کو اپنا کلام دینے کی قدرت عطا فرماتا ہے
 —اور وہ اُس کے منہ کی مانند بولتے ہیں
 ”تب وہ دل جو تیار کیے گئے ہوں“ نرملی سے پیوستہ کلام کو قبول کرتے ہیں
 اور راہنمائی، ہدایت، اور رہبری پاتے ہیں۔

—مگر ہمیشہ کسی خادم کے ذریعہ نہیں
 ،یہ کسی کتاب کے کسی اقتباس سے بھی ہو سکتا ہے جو کسی شرح کے ساتھ ہو
 یا خود کلام کا ایسا مقام ہو سکتا ہے
 —جو کسی خاص سبب سے ہمیں پہلے سے کہیں زیادہ معنی خیز معلوم ہو
 اور یہ خُدا کے رُوح کا ہی کام ہے۔

لیکن کوئی کہے، ”میں سمجھ گیا کہ ہم خُدا کی مرضی کو یوں جانتے ہیں کہ رُوح القدس کلام کو منور کرتا ہے۔
 —لیکن اگر میرے سامنے کچھ مشکلات ہوں اور میں جاننا چاہوں کہ کون سا راستہ درست ہے
 ”تو پھر رُوح کی مرضی کس طرح معلوم ہو؟“

اے بھائی، خُدا اب ہمیں بالکل چھوٹے بچوں کی طرح نہیں برتنا
کہ جیسے عہد عتیق میں ”اوریم و تمیم“ کے ذریعے اِدھر اُدھر کی ہدایت دی جاتی تھی۔
—اب وہ ہمیں روحانی انتظام میں کچھ ترقی یافتہ مقام پر رکھتا ہے
کہ جہاں شریعت اور رسموں کے سایے باقی نہ رہے۔

اب وہ یوں صاف لفظوں میں نہیں کہتا:
—”یہی راہ ہے، اسی میں چلنا“
بلکہ وہ یوں کرتا ہے:
،اگر تُو اپنی حکمت پر بھروسا نہ کرے
،اور دُعا میں اُس سے راہنمائی مانگے
تو وہ تجھے وہ سوال تجھ ہی کے سامنے رکھے گا تاکہ تُو غور کرے۔

،یہی غور کرنا تجھے صحیح راہ پر لے جانے میں مدد دے گا
کیونکہ جلدبازی اکثر ناعاقبت اندیشی ہے۔

:یہی غور و فکر خود ایک روشنی بن جائے گا
اگر اُس میں کوئی جھوٹ ہو، تو میں اُس سے باز رہوں گا۔
اگر اُس میں کوئی ناپاکی ہو، تو میں اُسے چھوڑ دوں گا۔
،اگر میری نیت محض خود غرضی ہو
تو میرا دل خود گواہی دے گا کہ یہ راہ مناسب نہیں۔

،لیکن اگر یہ حکمت کی راہ ہے
،سچائی، راستبازی اور خُدا کے جلال سے ہم آہنگ
تو یہ میرے لیے بند نہیں۔

—اور اگر دو راہیں برابر ہوں
—اور یہی دشواری ہو
،تو میں پھر سے خُدا کے حضور جاؤں گا
—اور اُس سے اُس سے کچھ غیر معمولی مانگوں گا
—جو عام طور پر وہ کلام کے ذریعہ نہیں دیتا
،یعنی کسی حکیمانہ تدبیر، کسی ایماندار مشیر کے مشورے
،یا کسی خفیف مگر زبردست تاثر کے ذریعہ میرے دل پر
جس سے وہ میری مرضی کو اپنی مرضی کے تابع کرے۔

—بہت کم—بلکہ میں کہوں گا کہ کوئی بھی
ایسا نہیں جس نے خُدا سے سچائی سے راہنمائی چاہی ہو
اور گمراہی میں چلا گیا ہو۔
کچھ ایسا ضرور ہوا ہوگا
جس نے اُسے اُس راہ سے ہٹا دیا جو اُس نے اختیار کی تھی
اور اُسے اُس راہ میں ڈال دیا
جسے وہ خود اختیار کرتا
اگر وہ لانتہا حکمت کا مالک ہوتا۔

،عجیب بات یہ بھی ہے کہ بعض اوقات دلوں کو ایسے راستوں کی طرف مائل کیا گیا جو بظاہر دانشمندانہ نہ تھے
،لیکن جب اُن دلوں نے فروتنی سے اُس تحریک کی پیروی کی جسے وہ رُوح القدس کی طرف سے سمجھتے تھے
تو وہ راہیں بالآخر حکمت کی راہیں ثابت ہوئیں۔

مگر میں پُریقین ہوں کہ ایک ایماندار کی زندگی میں بہت سے ایسے مواقع آتے ہیں
،جب اگر وہ خُداوند کے حضور ٹھہرا رہے
تو خُدا اُسے اتنی ہی صاف اور واضح راہنمائی دیتا ہے

—جتنی کبھی اُس نے قدیم نبیوں کو دی تھی
اور رُوح القدس اور ایماندار کی جان کے درمیان براہ راست مواصلت ہوتی ہے۔

،اور اگر میں سخت فریب کا شکار نہ ہوا ہوں
تو میں خود کئی بار رُوح خداوند کی حرکات کو اسی انداز میں محسوس کر چکا ہوں۔
اور اُس کے فضل سے میں اُن کی فرمانبرداری کے قابل بنایا گیا۔

اور میں اِس منبر پر اقرار کرتا ہوں کہ جب کبھی اِس کلیسیا نے کوئی خدمت انجام دی
،اور وہ کامیاب رہی

یا جب کبھی ہم نے خُدا کے لیے کوئی نیا کام شروع کیا
،اور کسی نے یہ کہا کہ میں نے دانشمندی سے اُسے تجویز کیا
تو میرا واحد جواب یہ ہے کہ
میں نے کبھی پہل نہ کی۔

میں اُن حالات کا اسیر رہا جو خُدا نے میرے گرد و نواح میں ترتیب دیے۔

میں ایک ایسی قدرت کے تابع رہا
،جو میری اپنی قوت سے بلند تھی
جس کے حضور میں جھکا رہا۔
اور اگر کسی راہ میں کوئی کامیابی ہوئی ہے
تو صرف اِس لیے کہ میں ہمیشہ راہنمائی کا منتظر رہا
اور کبھی اُس بادل کے آگے نہ بڑھا۔

اور تم پاؤ گے کہ وہ ہر شخص
،جس کی زندگی خُدا کے حضور مسرور گزری ہے
یہی گواہی دے گا
،کہ جب کبھی اُس کی زندگی میں لغزش یا بے چینی آئی
تو وہ اُسی وقت آئی جب اُس نے مشورہ نہ مانگا
،اور اپنے آپ کو اپنا مالک جانا
اور حضرت اعلیٰ کے انتظار کو ترک کر دیا۔

،میں یہ صرف اپنے بارے میں کہتا ہوں
کیونکہ ہر کوئی اپنی ہی راہ کو بہتر جانتا ہے
اور اُسی پر اختیار سے بات کر سکتا ہے۔

اور بعض اوقات ایک ایماندار کا تجربہ
دوسروں کے لیے راہنمائی بن جاتا ہے۔

،خُداوند پر انتظار کر، اور اُس کی راہ پر قائم رہ
اور وہ تجھے وقت پر مضبوط کرے گا۔

،اُس نے اپنی مشورت کے دروازے بند نہیں کیے
بلکہ وہ اب بھی اپنے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔

یسوع آج بھی ہے
،عجیب مشیر
،اور تُو اُس سے راہنمائی مانگ سکتا ہے
اور پائے گا بھی۔

،اور اب پھر
ایسے راہبر کے ماتحت ہونے کے کیا کمالات ہیں؟
یہ فضیلتیں بے شمار ہیں۔

یہ ہماری عظیم ضرورت کو پورا کرتا ہے۔
ہم بھیڑوں کی مانند بھٹک رہے ہیں
اور ہمیشہ بھٹکتے رہیں گے
جب تک کوئی نیک چرواہا ہمیں راہ نہ دکھائے۔

ایسا راہبر رکھنا باعثِ شرف ہے۔
ہر شخص جو کسی راہبر کے ماتحت ہو
کسی نہ کسی حد تک
اُس کی عظمت میں شریک ہوتا ہے جو اُسے راہ دکھاتا ہے۔

کتننا شیریں ہے یہ احساس
!کہ رُوح القدس مجھے راہ دکھا رہا ہے

—بزرگ اور حکیم ترین انسان—سلیمان بادشاہ بھی
اگر کوئی اُس جیسے کے قدموں میں بیٹھے
،تو وہ اپنے لیے فخر محسوس کرے گا
!لیکن اوہ

کتنی عزت ہے اُس شخص کی
!جو خُدا کے رُوح کی راہنمائی میں ہو

—وہ غریب عورت جسے کاوپر نے بیان کیا

،یہی وہ جھونپڑی والی عورت جو اپنے دروازے پر بنتی ہے“
،جس کا سارا اثاثہ فقط ایک تکیہ اور چند دھاگے ہیں
”جس کی کل معرفت بس ایک سچی کتاب—یعنی بائبل—تک محدود ہے

،اور جو روزانہ خُدا کے حضور راہنمائی کی طالب رہتی ہے
،وہ ولتئیر سے کہیں زیادہ بزرگ ہے
،جس نے اپنے آپ کو خود راہ دکھائی
مگر شک اور تاریکی کی بھول بھلیوں میں جا گرا۔

اپنا چھوٹا سا ہاتھ
تمام رُوحوں کے اُس عظیم باپ کے ہاتھ میں دے دے
—جس کی حکمت لامحدود ہے
اور یہ معاہدہ تجھے عزت دے گا۔

اور کیسا بلند مقام ہے
کہ رُوح کی راہنمائی میں چلا جائے۔
،دنیا کی راہبری پست خیالی ہے
،حوصلہ افزائی کی راہبری نادانی ہے
حتیٰ کہ اگر کسی عظیم انسانی رُوح کی پیروی کی جائے
تو بھی انسان بس انسان ہی کے مقام تک بلند ہوتا ہے۔

!لیکن اگر خُدا راہنمائی دے
،وہ کبھی ہمارے خیالات کا معیار پست نہیں کرتا
،بلکہ اُنہیں بلند کرتا ہے
،اور ہماری معمولی سے معمولی حرکات کو بھی پاکیزہ بنا دیتا ہے
کیونکہ وہ اُس کی قوت سے کی جاتی ہیں۔

،اے عزیز بھائیو
،اگر ہم خُدا کے رُوح سے راہنمائی پاتے ہیں

—تو ہم آسمان کے فرشتوں کے برابر ہیں
،نہیں، اُن سے بھی بلند
کیونکہ اُن میں سے کسی سے اُس نے نہ کہا
کہ "تم میرے بیٹے ہو"۔

،کیونکہ جتنے خُدا کے رُوح سے چلائے جاتے ہیں
وہی خُدا کے بیٹے ہیں۔

اُو ہم یہ بھی بیان کریں
کہ یہ راہنمائی کتنی محفوظ ہے۔
،جہاں رُوح خُداوند کی راہنمائی ہے
وہاں کوئی خطا نہیں۔

—ہماری تمام لغزشیں ہماری اپنی ہیں
،ہماری عقیدے کی غلطیاں
،ہماری زندگی کی حماقتیں
—اور ہمارے وہ موڑ جو ہمیں سلامتی کی راہوں سے ہٹا دیتے ہیں
یہ سب ہماری خودسری کے نتائج ہیں۔

،اگر ہم فقط اُس کی پیروی کریں
تو ہماری زندگی پاک، صاف، اور کامل ہو جائے گی۔

اور کتنا مبارک ہے
!کہ وہ ہمارا راہبر ہو
!کیا ہی مسرت بخش بات ہے
،وہ تسلی دیتا ہے
،روشنی بخشتا ہے
،تعلیم دیتا ہے
مقدس کرتا ہے۔

اُس کے قریب ہونا
،آسمان کے قریب ہونا ہے
اور اُس کی مکمل راہنمائی کے تابع رہنا
ہمیشہ کی خوشی ہے۔

!اوہ
مبارک ہیں وہ لوگ
،جن کا خُداوند خُدا ہے
اور جن کا راہبر رُوح القدس ہے

IV

اور اب، آخر میں شاید کوئی یہ کہے
میں اِس نعمت کو کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟
"کہ رُوح خُداوند کی راہنمائی میں آ جاؤں؟"

پہلا جواب یہ ہے، اے عزیز بھائی، کہ تُو لازم ہے کہ خُدا کا رُوح رکھتا ہو۔
کوئی بھی انسان رُوح کے زیر رہنمائی نہیں ہوتا جب تک کہ اُس کے اندر رُوح نہ ہو۔
"تم کو نیا جنم لینا پڑے گا۔"

جو لوگ ناپیدا ہیں، وہ رُوح کے زیر رہنمائی نہیں آ سکتے۔
،رُوح کبھی جسم کی پیروی نہیں کرتا، کیونکہ جسم خُدا کے خلاف دشمنی ہے

اور کبھی تبدیل نہیں ہو سکتا۔
قدیم فطرت کو رُوح القدس بھی رہنمائی نہیں دے سکتا
کیونکہ وہ ہمیشہ شہوت کی طرف مڑ جائے گی۔

ایک نئی فطرت لازم ہے۔
—رُوح القدس ہمیں مسیح یسوع میں نیا پیدا کرے
ہمیں رُوح ہونا چاہیے، ورنہ ہم اُس کی رہنمائی نہیں پا سکتے۔
یہ تمہاری مشکل ہے، اے ناپیدا مردوں اور عورتوں
کہ تمہیں خدا کا رُوح پانا لازم ہے
ورنہ تمہاری دعا کہ رُوح کی رہنمائی حاصل ہو، باطل ہو گی۔
مگر رحمت یہ ہے کہ جتنے تم میں سے یسوع مسیح کے نام پر ایمان لاتے ہیں
انہیں رُوح پہلے ہی دیا جا چکا ہے۔

اور آج شام، اگر تُو نے کبھی ایمان نہ لایا
تو خداوند کے بیٹے پر بھروسہ کرنے کی طرف مائل ہو جا۔
مگر رُوح سے رہنمائی پانے کے لیے پہلے رُوح ہونا ضروری ہے۔
اگر تُو پھر کہے
”میں یہ برکت کیسے پا سکتا ہوں؟“
تو میں کہوں گا
”اب اپنے آپ پر بھروسہ ترک کر دے۔“

—اب تک تُو خود ساختہ انسان رہا ہے
اپنی ذات پر اعتماد کیا ہے۔
کچھ حد تک یہ درست ہے
مگر زندہ خدا کے حضور
کوئی بھی اُس سے کم انسان نہیں جو اپنے آپ پر بھروسہ کرتا ہو۔
تو تُو اسی طرح لعنت کا وارث ہو گا
جیسے وہ کانٹے دار جھاڑی جو صحرا میں ہے اور جب بھلائی آتی ہے تو نہیں دیکھتا۔
تیری طاقت جلد ہی ختم ہو جائے گی۔
تو دانشمند نہیں، چاہے اپنے آپ سے سرگوشی کر کہ تو ہے۔
یہی کہ تُو خود کو دانشمند سمجھتا ہے، تجھے احمق ثابت کرتا ہے۔

کیا تُو اس پر ایمان لا سکتا ہے؟
یہ انجیل کا ایک کام ہے کہ تجھے خالی کر دے۔
جب تک تُو خالی نہیں ہو گا
تب تک تُو پر نہ بھرے جا سکتا۔
جب تک تُو راضی نہ ہو کہ رہنمائی پائے
—تب تک رُوح کی رہنمائی نہیں ہو گی
اور یہ کبھی نہیں ہو گا جب تک پہلے یہ نہ دیکھ لے کہ تُو رہنمائی کا محتاج ہے۔

اے خداوند، تُو آ اور تُو اس کی حماقت، بھٹکاؤ، اور جہالت کو اُس پر ظاہر فرما
اور پھر یسوع مسیح کے پیارے قدموں کے نیچے گر کر
وہ تجھے اپنا رُوح دے گا اور اپنی نجات کی راہ پر لے جائے گا۔
اگر آج رات کبھی ایسا نہیں ہوا
تو یہ بے اعتمادی تجھ پر واقع ہو۔

پھر اگر تُو رہنمائی چاہتا ہے
مگر محسوس کرتا ہے کہ رُوح کی رہنمائی میں نہیں ہے
تو میں کہوں گا، اے عزیز بھائی
خدا کے کلام میں زیادہ غور کر۔
اگر تیرے پاس رُوح ہے

مگر تُو نہیں سمجھتا کہ وہ تَجھے راہ دکھا رہا ہے
اور خواہ تو حق کرنے کی خواہش رکھتا ہے، پھر بھی اکثر غلطی کرتا ہے
تو خُدا کے کلام کی تلاش میں زیادہ گہرائی سے محنت کر۔

یہ زمانہ نہیں کہ بائبل کو بہت پڑھا جائے۔
میں سمجھتا ہوں کہ انگلینڈ میں شاید زیادہ بائبلیں ہیں
مگر بائبل پڑھنے والے کم ہیں
اور بائبل پڑھنے والے بھی بائبل کی تحقیق کرنے والوں سے زیادہ ہیں۔

میں تقریباً کسی آیت کو نہیں یاد کرتا جو صرف پڑھنے کا حکم دیتی ہو
مگر میں ایک آیت یاد رکھتا ہوں جو کہتی ہے
”کتب مقدسہ کی تحقیق کرو۔“
ہم بائبل کے طالب علم بنیں
—معنی جاننے کے شوقین ہوں
تب ہم محسوس کریں گے کہ خُدا کا رُوح ہمیں کلام کے ذریعے سکھا رہا ہے
اور ہم اُس کی رہنمائی پائیں گے۔

اور اس کے ساتھ ساتھ کثرت سے دعا کرو۔
مجھے افسوس ہے کہ ہمارے بیچ دعا بہت کم ہوتی ہے۔
خُدا کرے کہ دعا کے اجتماعات زیادہ ہوں
گھر میں دعا کی اہمیت بڑھے
اور فردی دعا بھی زیادہ وفاداری اور روحانیت سے ادا کی جائے۔

ہم نہ کلیسیا کے طور پر اور نہ فرداً فرداً
رُوح القدس کی رہنمائی پائیں گے
اگر ہم اُس کے راستے سے ہٹ جائیں
اور اُس کے کلام کی غفلت کریں
اور دعا کے ذریعے اُس کے قریب نہ آئیں۔

دنیا میں اتنے فرقے کیوں ہیں؟
یقیناً اس لیے کہ ہم خُدا کے رُوح کی رہنمائی کی پیروی نہیں کرتے۔
اگر ہم خُدا کے کلام اور اُس کی مرضی کی مکمل پیروی کریں
تو ہم ایک دوسرے سے بہت زیادہ مماثل ہو جائیں گے۔
میں نہیں سوچتا کہ تب بھی ہم سب ایک ہی راستے پر چلیں گے
کیونکہ جنت کا راستہ کافی چوڑا ہے
کہ اُس میں کئی مختلف راہیں ہو سکتی ہیں
مگر سب ایک ہی راہ اور ایک ہی راہگزر میں ہوں گی۔

—مگر وہ بڑے اختلافات
یقیناً وہ اسی وجہ سے آئے کہ کلیسیا رُوح کی رہنمائی قبول نہیں کرتی تھی۔
وہ رُوح کی کتاب کی طرف نہ گئی
—نہ رحمت کے تخت کے قریب جا کر رہنمائی طلب کی
وہ اس ولی کے اور اس عالم کے پیچھے گئی
اور آج تک تم سُنو گے کہ مختلف طریقوں اور انسانی حکام پر مباحثے ہوتے ہیں
گویا وہ کوئی اہم بات ہو۔

یہ سب دین سے کیا تعلق رکھتا ہے؟
یہ کتاب، بائبل، اور صرف بائبل ہی، پروٹسٹنٹوں کا دین ہے۔
اور تمہارے سامنے انڈیپنڈنسی کے اصول رکھے جائیں گے
ویسلین کانفرنس کے مٹس، یا پھر ہیپسٹ کلیسیا کے بند یا کھلے اجتماع کے کچھ عقائد۔
!یہ سب کتوں کے کھانے کے لیے ہیں

یہ سب کیا معنی رکھتا ہے—کون سے قواعد و ضوابط ہم پاس کریں؟
خدا کا کلام اور خدا کا رُوح ہی صرف ہمارے خُداوند یسوع مسیح کی کلیسیا میں اختیار رکھتا ہے
اور وہ دن مبارک ہوگا جب ہم سب روایات کو، چاہے وہ جتنی بھی معزز ہوں

، گرا دیں گے
جب ہم ہر اُس چیز کو پھاڑ پھاڑ کر تباہ کر دیں گے
، جو حکیموں، عالموں، اور نیک لوگوں نے بنائی
اگر وہ خدا کے رُوح کے ذہن کے خلاف ہو۔
میں دعا گو ہوں کہ تمام مسیحی، خاص طور پر اس اعتبار سے، راضی ہوں کہ خدا کے رُوح کی رہنمائی پائیں۔

مگر عزیز بھائیوں، بعض مسیحی لوگ اپنے مالک کی مرضی کے بارے میں زیادہ جاننا نہیں چاہتے۔
، بائبل میں کچھ سخت آیات ہیں جو کچھ لوگوں کو پڑھنا پسند نہیں
، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ بعض عالم ڈاکٹرز نے انہیں اپنے عقیدے کے ساتھ مکمل ہم آہنگ نہیں کیا
، بلکہ انہیں مروڑا اور گھمایا گیا
، اور وہ سمجھتے ہیں کہ آیات سے زیادتی ہوئی ہے
اسی لیے وہ اکثر انہیں پڑھنا پسند نہیں کرتے۔

، اور بعض رسم و رواج بھی ایسے ہیں
، جن کے بارے میں بہت سے مسیحی یقین اور روایات رکھتے ہیں
مگر کبھی خدا کے کلام کی طرف رجوع نہیں کرتے کہ وہ کیا کہتا ہے۔
پس ہر رسم کے بارے میں، چاہے وہ بیہوش ہو، تصدیق ہو
، کانفیٹن ہو، یا جو چاہو
، اگر خدا کے رُوح نے اسے نہ سکھایا ہو
تو ہم اُس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

، مگر کیا ہم سب، آج سب مل کر
، سچے اور مخلص دل سے سیکھنے کے لیے تیار ہیں
جو خدا کا رُوح ہمیں سکھانا چاہتا ہے؟
، کیا ہم سب کہہ سکتے ہیں، چاہے ہم جس عقیدے سے تعلق رکھتے ہوں
، میں یسوع کے قدموں کے شاگرد ہوں
اور میں اپنے تمام ایمان کو پوری طرح خدا کے رُوح کی تعلیمات کے حوالے کرنا چاہتا ہوں؟
، ہمیں یہ کہنا چاہیے، اور کہنا لازم ہے
ورنہ ہم خدا کے بیٹوں کی ایک نشان سے محروم ہیں۔

، اور جب پوری مسیحی کلیسیا میں یہ جذبہ ہوگا
—تو ایک ادغام ہوگا
، اچھے اور برے کے درمیان تمیز ہوگی
ہر پرانی عقیدہ اور روایات کو ترک کیا جائے گا۔
میں ایک لمحہ بھی نہیں سمجھتا کہ کلیسیا ویسی ہی عقیدت اختیار کرے گی جیسی میں یا تم، اے عزیز بھائی، کرتے ہو۔
، تمہارے پاس کوئی غلط بات ہوگی جسے چھوڑنا پڑے گا
اور میرے پاس بھی کوئی غلط بات ہوگی جسے چھوڑنا پڑے گا۔
، ہمیں چاہیے کہ ہر غلط چیز کو چھوڑیں
، اور ہر ایسی بات سیکھیں جو ہمیں ابھی معلوم نہیں، مگر سچ ہے
—اور جو سچ ہے
، خدا کرے کہ ہم سب وہاں پہنچیں، وہاں قائم رہیں
، رُوح کی رہنمائی میں ہوں
، نہ کہ کسی عقیدے کے بندھن میں بندھے ہوں
، نہ کسی تفسیر کے ہاتھوں جکڑے ہوئے ہوں
نہ کہیں کہیں کہ

، ”یہی وہ سب کچھ ہے جو میں کبھی کسی بھی حالت میں مانوں گا“
، بلکہ رُوح کی رہنمائی میں اُس کے کلام اور اُس روشنی سے ہو
جو یقیناً دے گا اُن سب کو جو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں۔

اوه! كاش يهاں ہر گناہ گار آج ہی اپنے آپ کو رُوح القدس کی مرضی کے سپرد کر دے
!کیونکہ وہ فوراً اُسے صلیب کی طرف لے جائے گا
،رُوح القدس کبھی کسی کو خود پسندی کی طرف نہیں لے جاتا
،نہ کبھی کسی کو اوصاف مقدسہ پر بھروسہ کرنے دیتا ہے
بلکہ فوراً اُسے یسوع کے قدموں کے پاس لے جاتا ہے۔
،خدا کرے کہ رُوح القدس یہاں تم سب کی رہنمائی کرے
ہمارے خداوند یسوع مسیح کے لیے۔ آمین۔